شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

★

ناشر

اہلحدیث اکادمی۔ کشمیری بازار۔ لاہور

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ

حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی م ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء

کے

مکتوبہ اور مصدقہ فتاویٰ کا بے نظیر مجموعہ

فتاویٰ نذیریہ

مبوّب و مترجم

جلد اوّل

ناشر

اہل حدیث اکادمی

کشمیری بازار لاہور
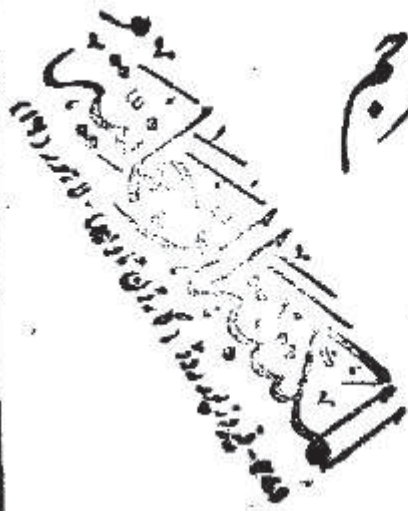
ن ذ ی - ف سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۵

طابع .... شیخ محمد اشرف

ناشر .... اہلحدیث اکادمی لاہور

مطبع .... اشرف پریس لاہور

تاریخ اشاعت

طبع اول .... ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۴ء

طبع ثانی .... ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۱ء

قیمت

جلد اول مجلد .... ۱۸ روپے

جلد دوم مجلد .... ۱۵ روپے

جلد سوم مجلد .... ۱۲ روپے

کامل سیٹ ۴۵ روپے

کتاب العلم

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں، کہ ایک شخص کہتا ہے، کہ صحاح ستہ میں پچاس حدیثیں موضوع ہیں، آیا یہ قول صحیح ہے یا غلط، بینوا توجروا۔

الجواب:۔ جو شخص یہ کہتا ہے، کہ صحاح ستہ میں پچاس حدیثیں موضوع ہیں، اس کا یہ قول سراسر غلط ہے، اور وہ شخص محض جاہل و ناواقف ہے، صحیح بخاری و صحیح مسلم میں تمام احادیث مرفوعہ مسندہ صحیح ہیں، ان میں کسی حدیث کا موضوع ہونا کیا معنی کوئی حدیث ضعیف بھی نہیں ہے، اور ان احادیث مرفوعہ مسندہ کے علاوہ اور متنی روایات تعلیقات وغیرہا ہیں، ان میں بھی کوئی روایت موضوع نہیں ہے، رہیں سنن اربعہ سو جامع ترمذی اور ابوداؤد و نسائی میں بھی کوئی حدیث موضوع نہیں ہے، ہاں ابن ماجہ میں صرف ایک حدیث موضوع بتائی جاتی ہے، جو ابن ماجہ کے شہر قزوین کی فضیلت میں آئی ہے، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فوائد المجموعہ کے صفحہ ۱۵۰ میں لکھتے ہیں:۔

حدیث[1] ستفتح علیکم الافاق ویفتح علیکم مدینۃ یقال لها قزوین من رابط فیها اربعین کان له فی الجنۃ عمودین من ذهب الی قوله قد اورده ابن الجوزی فی الموضوعات فاصاب ولعل هذا هو الحدیث الذی یقال ان فی سنن ابن ماجۃ حدیثا موضوعا انتهی. مگر حافظ سیوطی اپنی تعقبات میں لکھتے ہیں، کہ ابن ماجہ کی اس حدیث کو موضوعات کے سلک میں درج کرنا نہیں چاہیے، عبارتہ ہکذا۔ قلت[2] اخرجه ابن ماجه قال المزی فی التهذیب انه حدیث منکر

---

[1] تمہارے لئے دنیا فتح ہوتی جائے گی، ایک شہر فتح ہوگا، جس کا نام قزوین ہوگا، جو اس میں چالیس دن پہرہ دیگا اس کے لئے جنت میں سونے کے دو ستون ہوں گے، ابن جوزی نے اس کو موضوع کہا ہے، اور شاید یہی وہ حدیث ہے، جس کے متعلق کہا جاتا ہے، کہ سنن ابن ماجہ میں ایک موضوع حدیث ہے۔ [2] اس کو ابن ماجہ نے بیان کیا ہے

لا یعرف الا من روایۃ داؤد والمنکر من قسم الضعیف وھو محتمل فی الفضائل وعبارۃ فی اخر الکتاب ہکذا ھذا اخرما وردتہ فی ھذا الکتاب من الاحادیث المتعقبۃ التی لا سبیل الی ادراجھا فی سلك الموضوعات۔ انتہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ کتبہ عبد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ سید محمد نذیر حسین

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین احادیث مذکورہ ذیل کے بارہ میں کہ یہ صحیح ہیں یا ضعیف یا موضوع، اور ان میں سے نمبر ۱ و نمبر ۴ کو حدیث قدسی کہنا کیسا ہے، و نیز امام شوکانی علیہ الرحمۃ کا سماع مزامیر کو جائز کہنا کیسا ہے، اور مرزا غلام احمد کا مسیح موعود ہونے کا دعوے کرنا کیسا ہے، وہ حدیثیں یہ ہیں (۱) لولاك لما خلقت الافلاك (۲) من زار العلماء فکانما زارنی ومن صافح العلماء فکانما صافحنی ومن جالس العلماء فکانما جالسنی ومن جالسنی فی الدنیا اجلس لہ یوم القیمۃ (۳) علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (۴) انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین (۵) رجب شھر اللہ وشعبان شھری ورمضان شھر امتی۔ بینوا توجروا۔

الجواب: ماسوائے حدیث نمبر ۴ کے باقی سب حدیثیں موضوع ہیں، اور حدیث موضوع کو موضوع جان کر بیان کرنا حرام ہے، اور داخل وعید ہے، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں لکھتے ہیں، یحرم روایۃ الحدیث الموضوع علی من عرف کونہ موضوعا او غلب علی ظنہ وضعہ فمن روی حدیثا علم وضعہ او ظن وضعہ فھو مندرج فی الوعید ۱ھ حدیث نمبر ۱ کی نسبت ملا علی قاری اپنے موضوعات میں لکھتے ہیں قال الصنعانی[۲] انہ موضوع کذا فی الخلاصۃ لکن معناہ صحیح فقد روی الدیلمی عن ابن عباس مرفوعا اتانی جبرئیل فقال یا محمد لولاك ما خلقت الجنۃ ولولاك ما خلقت النار ونیز

مزی نے تہذیب میں کہا ہے، یہ حدیث منکر ہے، صرف داؤد سے مروی ہے، اور منکر ضعیف کی ایک قسم ہے، اور حدیث ضعیف فضائل میں مقبول ہے، اور اس کو موضوع نہیں کہنا چاہیئے۔ [۱] حدیث موضوع کی روایت کرنا اس آدمی پر حرام ہے، جس کو اس کے موضوع ہونے کا علم ہو، یا غالب ظن اس کے موضوع ہونے کا ہو، اور جو ایسی حدیث جانتے ہوئے روایت کرے، جو موضوع یا بظن غالب موضوع ہو تو وعید میں شامل ہے۔ [۲] صنعانی نے کہا یہ حدیث موضوع ہے، لیکن اس کا معنے صحیح ہے، ابن عباس نے مرفوعاً روایت کیا ہے، کہ جبرائیل نے میرے پاس آ کر بیان کیا، کہ اللہ تعالیٰ

حدیث نمبر ۳ کی نسبت لکھتے ہیں، کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں سکوت[1] کیا ہے، اور بعد ثبوت وضع حدیث نمبر ۱ کے اس کو حدیث قدسی کہنا محض خطا ہے، و نیز حدیث نمبر ۴ یہ بھی قدسی نہیں ہے، اس لئے کہ عبارت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود دال ہے اس پر کہ یہ قول اللہ عزوجل کا نہیں، کیونکہ حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں، جو بواسطہ جبرئیل یا بلا واسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے سے پہنچی ہو، اسی وجہ سے جو حدیث قدسی ہوتی ہے، عبارت اس کی یوں ہوتی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل۔

امام شوکانی علیہ الرحمۃ کا سماع مزامیر کو جائز کہنا بجا ہے، مگر وہی جس کو شارع نے مباح کہا ہے، جیسا کہ نیل الاوطار جلد سادس باب الدف واللھو فی النکاح میں مذکور ہے، اور حد مباح سے جو باہر ہے، ہرگز جائز نہیں، بلکہ اس پر وعید ہے، چنانچہ نیل الاوطار جلد سابع باب ماجاء فی آلۃ اللھو میں مذکور ہے، ابن ماجہ کی حدیث میں ہے لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا یعزف علی رؤسھم بالمعازف والمغنیات یخسف اللہ بھم الارض ویجعل منھم القردۃ والخنازیر،[2] غرضکہ سماع بامزامیر مجاوز حد اباحت ہے، جس کے عدم جواز میں صحیح حدیثیں مروی ہیں۔ ہاں یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے، جماعت صوفیہ اباحت مطلقہ کے قائل ہیں، اور امام شوکانی بھی انہیں میں سے ہیں، حالانکہ جس حدیث سے اباحت ثابت کی جاتی ہے، اس میں حضرت عائشہ رضؓ کا قول ولیستا بمغنیتین ثبوت اباحت کی نفی کرتا ہے بخاری شریف پارہ ۴ باب سنۃ العیدین میں ہے عن عائشۃ رضؓ قالت دخل ابو بکرؓ وعندی جاریتان من جواری الانصار تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث ولیستا بمغنیتین[3] و نیز بہت سے علماء نے حرام لکھا ہے۔

فرماتے ہیں: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تو نہ ہوتا تو میں جنت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔

[2] میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے، اور اس کا نام کوئی اور رکھ لیں گے، اور ان کی مجالس میں باجا اور راگ رنگ ہوگا، اللہ بعض کو ان میں سے زمین میں غرق کر دے گا، اور بعض کو بندر اور خنزیر بنا ڈالے گا

[3] حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں، کہ میرے پاس ابو بکر آئے، اس وقت انصار کی دو چھوکریاں میرے پاس وہ شعر گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں کہے تھے، اور وہ پیشہ ور گانے والیاں نہ تھیں ۱۲

[1] لکن امام شوکانی فی الفوائد المجموعۃ میں لکھا ہے قال ابن حجر والزرکشی لا اصل لہ انتہی۔ ابو سعید محمد شرف الدین عفی عنہ

اور مرزا غلام احمد کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ سراسر غلط اور محض باطل ہے، وہ مسیح موعود نہیں ہے۔

حررہ عبدالوہاب عفی عنہ

ہوالموفق: حدیث نمبر ۴ کو ابن جوزی نے موضوع کہا ہے، مگر حق یہ ہے، کہ یہ حدیث موضوع نہیں ہے، حاکم نے مستدرک میں اس کو صحیح کہا ہے، اور حافظ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں حاکم کی تصحیح کو برقرار رکھا ہے، کما فی الفوائد المجموعۃ للعلامۃ الشوکانی رح حافظ ابن حجر تلخیص الحبیر صفحہ ۲۷۵ میں لکھتے ہیں واما الثانی ای حدیث اللھم احینی مسکینا الخ فرواہ الترمذی من حدیث انس رضہ واستغربہ واسنادہ ضعیف وفی الباب عن ابی سعید رواہ ابن ماجہ و فی اسنادہ ضعف ایضا ولہ طریق اخری فی المستدرک من حدیث عطاء عنہ و طولہ البیہقی ورواہ البیہقی من حدیث عبادۃ بن الصامت واسرف ابن الجوزی فذکر ھذا الحدیث فی الموضوعات انتہی۔

مجیب نے مسئلہ غنا وسماع میں اجمال سے کام لیا ہے، دنیز علامہ شوکانی کو اباحت مطلقہ کے قائلین سے شمار کیا ہے، حالانکہ علامہ ممدوح اباحت مطلقہ کے ہرگز قائل نہیں ہیں، علامہ ممدوح نے اس مسئلہ پر نیل الاوطار میں دو مقام میں بحث کی ہے، دونوں مقام سے ان کی عبارت مع ترجمہ نقل کی جاتی ہے، تاکہ اس مسئلہ میں جو ان کی تحقیق ہے، وہ ظاہر ہو اور فی الجملہ اس مسئلہ کی توضیح بھی ہو، نیل الاوطار صفحہ ۱۰۶ جلد ۶ باب الدف واللہو میں لکھتے ہیں وفی ذلک ای فی حدیث فصل مابین الحلال والحرام الدف والصوت فی النکاح دلیل علی انہ یجوز فی النکاح ضرب الادفاف ورفع الاصوات بشیء من الکلام نحو اتیناکم اتیناکم ونحوہ لا بالاغانی المھیجۃ للشرور المشتملۃ علی وصف الجمال والفجور ومعاقرۃ الخمور فان ذلک یحرم فی النکاح کما یحرم فی غیرہ وکذلک سائر الملاھی المحرمۃ۔ یعنی اس حدیث میں کہ حلال نکاح اور حرام نکاح میں دف اور صوت کا فرق ہے، دلیل ہے اس بات کی کہ جائز ہے نکاح میں دف بجانا اور آواز بلند کرنا ایسے کلام کے ساتھ جو اتیناکم اتیناکم کے مثل ہو، نہ ایسا گیت گانا جو برائیوں کو ہیجان میں لانے والا ہو یعنی جو بیان حسن وجمال اور فجور وشراب نوشی پر مشتمل ہو اس واسطے کہ ایسا گیت

لہ اے اللہ مجھ کو مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ" الحدیث، اس کو ترمذی نے انس سے روایت کیا ہے، اور اس کی سند ضعیف ہے، اور ابن ماجہ نے ابو سعید سے روایت کیا ہے، اور اس کی سند بھی ضعیف ہے، مستدرک حاکم میں اس کے دوسرے بھی طرق ہیں، اور بیہقی نے اس کو عبادہ بن صامت سے روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے زیادتی کی جو اس کو موضوع لکھ دیا ۱۲